سوال

(194)مرحوم کے ورثاء ایک بیٹا،...

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ لطف علی اور بلوچ خان دونوں بھائی تھے۔ بلوچ خان فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے ایک بیٹا دودا، اس کے بعد دوسرا فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے 4بیٹے غلام شاہ، غلام اللہ، غلام حسین، ابراہیم، اس کے بعد غلام اللہ فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے دوبیٹے خدا بخش اور دودا، ایک بیٹی اور ایک پوتا، اس وقت بلوچ خان کے علاوہ کوئی بھی وارث نہیں ہے۔ شریعت محمد کے مطابق وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کا کفن دفن کیا جائے پھر اگر میت پر قرض تھا تو اسے ادا کیا جائے تیسرے نمبر پر اگر جائز وصیت کی تھی تو اسے ساری جائیداد کے تیسرے حصے سے ادا کی جائے اس کے بعد ساری ملکیت منقول خواہ غیر منقول کو 1 روپیہ قرار دے کر اس طرح تقسیم ہوگی۔ لطف علی 8 آنے، بلوچ خان 8 آنے، پھر ہر ایک کی ملکیت کو اپنی اپنی جگہ ایک روپیہ قرار دیا جائے۔

فوت ہونے والا بلوچ خان ملکیت 1 روپیہ

وارث: بیٹا، دودا 1 روپیہ

پھر دودا فوت ہوا ملکیت 1 روپیہ

وارث: غلام اللہ غلام شاہ غلام حسین ابراہیم

4آنے 4آنے 4آنے 4آنے

غلام فوت ہوا ملکیت 1 روپیہ

وارث: بیٹا بلوچ خان 1 روپیہ

اس کے بعد غلام حسین اورابراہیم فوت ہوگئے جن کا اور کوئی بھی وارث نہیں صرف بھتیجا بلوچ خان ہے وہی وارث بنے گا۔

ان کے بعد لطف علی فوت ہوگیا۔ کل ملکیت 1 روپیہ

وارث : پائی آنے

بیٹا خدا بخش 04 06

بیٹا دودا 04 06

بیٹی 02 03

علاتی پوتا بلوچ محروم

باقی 2 پائیاں بچیں گی۔ ان کے پانچ حصے کر کے ہر بیٹے کو دو حصے اور بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد مذکورہ شخص فوت ہوگیا جس کا بھتیجے کے علاوہ اور کوئی بھی وارث نہیں ہے۔ لہذا ساری ملکیت اس بھتیجے کو مل جائے گی۔

جدید اعشاریہ نظام تقسیم

میت بلوچ خان کل ملکیت 100

1 بیٹا عصبہ 100

میت دودا کل ملکیت 100

4 بیٹے عصبہ 100 فی کس 25

میت ایک بیٹا بنام غلام اللہ کل ملکیت 25

1 بیٹا عصبہ 25

میت دوسرا بیٹا بنام غلام حسین کل ملکیت 25

بھتیجا عصبہ 25

میت لطف علی کل ملکیت 100

2 بیٹے 80 فی کس 40

1 بیٹی 20

علاتی پوتا محروم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر 595

محدث فتویٰ